



السوء و العقاب على المسيح الكذاب

جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب ۱۴۲۰ھ

تصنيف لطيف:-

اعلى حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلى حضرت نيٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الذباب

۱۳

۲۰

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ از امرتسر کٹرہ گرباسنگھ، کوچہ منڈا شاہ، مسئلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ
۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانچایک مسلمان تھا ایک مسلمان سے نکاح کیا، زوجین
ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں
مسلک ہو کر صبیح عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشهاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو
مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ
مذکورہ کا کل مہر مجمل مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟
بَيِّنُوا تَوَجُّدًا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جوابات امرتسر

(۱) شخص مذکور بیاہت آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ

زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بڑھ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغیر پر ولایت نہیں،
ابو محمد زبیر غلام رسول الجعفی القاسمی عفی عنہ۔

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی مال کا حق ہے۔ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

(۳) لا یشک فی ارتداد من نسب المسمیزم الذی ہو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام و اہانت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و ادعی النبوۃ و غیرہا من الکفریات کالمرزا فتکاح العسلۃ لا شک فی فساحۃ لکن لہا المہر و الاولاد الصغائر۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

(۵) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان و سے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہ و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریاتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا ست)۔
احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی

علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ ادہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک سالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی۔

(۷) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۸) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ از آلہ وغیرہ یا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفا۔ شنار اللہ کفہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۹) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحت لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لیتی چاہئے اور مہر محل اور موجد لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے۔ ابو تراب محمد عبدالحی بازار صابونیاں۔

(۱۰) مرزائی مرتد ہیں اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر و معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

(۱۱) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ فوراً احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری بام سامی حضرت عالم اہلسنت دم ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قاصح فساد و بدعات
دافع جہالت و ضلالت مقرر العلماء الحنفیہ قاطع
اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا
خال صاحب متعنا اللہ بعلیہ تحفہ تحیات و تسلیات
مسنونہ رسانیدہ مشکوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں
دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذا اب
قادیانی فتور و فساد پر خاستہ است بموجب حکم
آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں مہری رہزن
دین اسلام نمی آید اکونوں ایں واقعہ در حسانہ
بخدمت شریف جناب فیض مآب قاصح فساد و بدعات
دافع جہالت و ضلالت مقرر العلماء الحنفیہ قاطع
اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا
خال صاحب متعنا اللہ بعلیہ تحفہ تحیات و تسلیات
مسنونہ رسانیدہ مشکوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں
دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذا اب
قادیانی فتور و فساد پر خاستہ است بموجب حکم
آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں مہری رہزن
دین اسلام نمی آید اکونوں ایں واقعہ در حسانہ
بخدمت شریف جناب فیض مآب قاصح فساد و بدعات
دافع جہالت و ضلالت مقرر العلماء الحنفیہ قاطع
اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا
خال صاحب متعنا اللہ بعلیہ تحفہ تحیات و تسلیات
مسنونہ رسانیدہ مشکوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں
دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذا اب
قادیانی فتور و فساد پر خاستہ است بموجب حکم
آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں مہری رہزن
دین اسلام نمی آید اکونوں ایں واقعہ در حسانہ

بخدمت شریف جناب فیض مآب قاصح فساد و بدعات
دافع جہالت و ضلالت مقرر العلماء الحنفیہ قاطع
اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا
خال صاحب متعنا اللہ بعلیہ تحفہ تحیات و تسلیات
مسنونہ رسانیدہ مشکوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں
دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذا اب
قادیانی فتور و فساد پر خاستہ است بموجب حکم
آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں مہری رہزن
دین اسلام نمی آید اکونوں ایں واقعہ در حسانہ
بخدمت شریف جناب فیض مآب قاصح فساد و بدعات
دافع جہالت و ضلالت مقرر العلماء الحنفیہ قاطع
اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا
خال صاحب متعنا اللہ بعلیہ تحفہ تحیات و تسلیات
مسنونہ رسانیدہ مشکوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں
دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور و جلال کذا اب
قادیانی فتور و فساد پر خاستہ است بموجب حکم
آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں مہری رہزن
دین اسلام نمی آید اکونوں ایں واقعہ در حسانہ

یک شخص خفی شد کہ زنی مسلمہ در عقد شخصے بودہ آن
مرد مرزائی گردید زن مذکورہ ازوے ایں کفریات
شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید لہذا برائے آن و
برائے سد آئندہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید
امید کہ آن حضرت ہم بھر و دستخط شریف خود مزین فرمائند
کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کہ ام مولوی غلام محمد
ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است
فتوائے ہذا نزد دوے فرستادم مشارالیہ دستخط
نمود و گفت اگر دریں فتویٰ دستخط کنم ندوہ از من
بیزار شود خاکش بدین ازیں بہت مردماں بلدہ را
بسیار بدظنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ
آید جزاکم اللہ عن الاسلام و المسلمین
المتمسک بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی
از امرتسر کٹرہ گربا سنگہ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

بھتی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے
اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے
اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہذا اس واقعہ اور
آئندہ سد باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ
طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط
سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔
ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ
سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتویٰ اس کے
پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کرے تو اس نے کہا اگر میں
اس فتویٰ پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض
ہو جائیں گے اس کے مزے میں خاک ہو، اس کی اس
بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت
بدظن ہو گئے ہیں، مزید کیا کھوں، اللہ تعالیٰ آپ کو
اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا عطا فرمائے،
المتمسک گناہ گار بندہ واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر
کٹرہ گربا سنگہ کوچہ ٹنڈا شاہ۔ (ت)

الجواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام
على من لا نبي بعده وعلى آله و
صحابه المكرمين عنده سب اف
اعوذ بك من هزات الشيطان واعوذ بك
سب ان يحضرون -
اللہ عز وجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو
مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ص

تمام تعریفیں اللہ وسدہ لا شریک کے لئے ہیں، اور
صلوٰۃ و سلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے
اور اس کی آل و اصحاب پر جو عزت و کرامت والے
ہیں اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان
کی کھلی بدگوئیوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

عیب می جملہ گفتی ہنرشس نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کرت)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصل شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح و جمال علیہ اللعن و الشکال پٹے اس ادعا کے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل قوجان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی الصاسم الرئیسی اسراف القادیانی مسمیٰ کیا، یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرنا قاضی عبدالوہید صاحب حنفی فردوسی صہین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بھگد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے یہ نشان صفحات نقل کئے مثل مسیح ہونے کے ادعا کو شاعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد میں ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے :

کفر اول : مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے :
 "میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول یا قی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے : آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو ریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سننا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتہ ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مشردہ حضرت مسیح لائے معاذا اللہ مرزا قادیانی ہے۔
کفر دوم : توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

عہ لا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو! - ت) سید المحدثین امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہ انھیں کے (باقی اگلے صفحہ پر)

کفر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے: ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

واسطے حدیث محدثین آئی انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطابؓ رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقہ مرضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطابؓ ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ ت)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمتہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتہً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنة اللہ علی الکذبین (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ سراب العلمین۔

صفحہ	مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان	صفحہ	صفحہ
۲۶ ص	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۵۲۱/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
۵۲۱/۱	جامع الترمذی	۲۱۰/۲	امین کمپنی مکتبہ رشیدیہ دہلی
۵۲۰/۱	جامع البخاری	۸۵/۳	قدیمی کتب خانہ کراچی
۲۰۹/۲	المستدرک للحاکم	۲۰۹/۲	دار الفکر بیروت
	جامع الترمذی		امین کمپنی دہلی

کفر چہارم: عجیب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ "ان اقوال خبیثہ میں اُدّلا کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ ایہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پرافترار کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عز و جل پرافترار کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے:

ان الذین یفترّون علی اللہ الکذاب لا یفلحون۔ بیشک جو لوگ اللہ عز و جل پر جھوٹ بہتان اُٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے،

انما یفترّی الکذاب الذین لا یؤمنون یہ ایلے افترار وہی باندستے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عز و جل کا کلام مٹھرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے،

فویل للذین یکتبون الکتب باید یہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا، فویل لہم مما کتبت اید یہم و ویل لہم مما یکسبون یہ خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحت اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعا ہے قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عددہ بابائہ ختم النبوة^{۱۲} خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

۱۔ القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶

۲۔ " " ۱۶/۱۰۵

۳۔ " " ۲/۷۹

تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی حبید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرضِ اجل و جزرِ ایقان ہے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (یاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال ضعیف سے تو ہم خلافت رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذناں آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔
اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے:

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول الله او قال بالقاس سية من پیغمیر یرید به من پیغام می برم یکفر یتے
یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد میرے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اعلیٰ ہوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاعة فی ترفیع حقوق المستطفی ص ۱۷۷ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:
قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سحنون
مرحبهما الله تعالى فی رجل قیل له
لا وحق رسول الله فقال فعل الله برسول الله
كذا او ذكر كلاما قبيحا، فقیل له
ما تقول يا عدو الله في حق
رسول الله فقال له اشد
من كلامه الاول ثم قال انما اشدت برسول
الله العقب فقال ابن ابی سلیمان للذی
سأله اشهد علیه وانا مشريك یرید فی

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ و رفیق امام سخون رحما
اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ
اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ
رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام
ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا! تو رسول اللہ کے بارے
میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر
بولامیں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام
احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر
گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور

قتله وثواب ذلك قال جيب بن الربيع لان ادعاء التأويل في لفظ صراح لا يقبل
 سعي کروں گا کہ ہم تم دونوں حکم حاکم اسے سزائے موت دلائے گا ثواب عظیم پائیں (امام جیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس نے
 کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں :

ثم قال انما اردت برسول الله العقراب فانه
 اس راہ سے من عند الحق وسلط على الخلق تاويلا
 للرسالة العرفية بالامارة اللغوية وهو مردود
 عند القواعد الشرعية
 یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے کچھ مراد لیا
 اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف
 ڈھالا کہ کچھ کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور غلطی پر مستط کیا
 اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب شفا جی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الامر سال وهذا مما
 لا شك في معناه وانكاره مكاراة لكنه
 لا يقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده
 غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره
 لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت
 محلوله غير مربوطه لا يلتفت لمثله و
 وليعد هذا نائاه ملتقطا۔
 یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور
 بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی
 ہے بایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ
 معنی لغوی مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت
 دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے
 پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو
 کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا
 کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف

التفات نہ ہوگا اور اسے ہدیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ وہ

دندان تو جملہ در و دانند چشمان تو زیر ابرو انند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

۱۔ الشفاء فی تفریع حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شركة صحافة فی البلاد العثمانیہ ۲۰۹

دار الفکر بیروت ۳۲۳/۴

۲۔ شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض

۳۔ نسیم الریاض شرح الشفاء لفاضل عیاض

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر جنگی چار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائیگا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجنا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھوں اصل نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے جو نر کی پیڈ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے کچھو کو رسول معنی لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی ثنوی شریف میں فرماتے ہیں :

- | | | |
|---|---------------------------|--------------------------|
| ۱ | کل یوم ہوفی شان بخواں | مروار بیکار بے فعلے ہواں |
| ۲ | مکتری کارش کہ ہر روز ستاں | گوئے لشکر روانہ میکند |
| ۳ | لشکرے زاصلاب سوتے امہا | بہرائ تادر رحم روید نبات |
| ۴ | لشکرے زارحام سوتے خاکدان | تاز زومادہ پرگرد حسان |
| ۵ | لشکرے از خاکدان سوتے اہل | تاہر بیند ہر کے حسن عمل |

(۱) روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ، اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر لپشتوں سے امہات کی طرف تاکہ عورتوں کے رتوں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ماؤں کے رتوں سے زمین کی طرف تاکہ فرومادہ سے جہان کو پُر فرمائے (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ (ت)

حق عزوجل فرماتا ہے :

فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل
والضفادع والدم
ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور ٹیریاں اور جُوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹیری اور مینڈک اور جُوئیں اور سورسب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:۔

ما یسعیم و بصیریم و خوششیم
(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں)

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

وان من شیء الا یستبح بحمدہ و لکن
لا تفقہون تسبیحہم
کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی
تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں
نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرہ او
فسقہ الجن والانس۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر
عن یعلی بن مرۃ مرضی اللہ تعالیٰ عنہ و صحیہ
خاتم الحفاظ۔
کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو
سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں
یعلیٰ بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے
اسے صحیح کہا۔ ت)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکت غیر بعید فقال احطت بما لم تحط
به وجئتک من سبأ بنبا یقین
حضرت کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملکِ سبأ سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔
کچھ دیر ٹھہر کر ہد ہد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور
عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صباح ولا رواح الا وبقاع الارض
ینادی بعضها بعضا، یا جاسرة کھل مر بک
الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ؟
کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے
ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے!
آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر

لہ المتنوی المعنوی حکایت مارگیر کے ارادے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۴

۱۴/۳۳ القرآن الکریم

۲۲/۲۶۲

المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت

حدیث ۶۴۲

۱۴/۳۳ القرآن الکریم

۲۹۲ ص

دار الکتب العلمیۃ بیروت

۸۰۴۸

الجامع الصغیر

۲۴/۲۲

فان قالت نعم سأت ات لها بذلك
فضلايه سواه الطبراني في الاوسط
وابونعيم في الحلية عن انس رضي الله
تعالى عنه -

نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے
کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے
مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور
ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر، ہر کچھ بندر، ہر گتے سور کو
بھی اپنی طرح نبی و رسول کے گاہے ہرگز نہیں۔ تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی
عربی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

ولعبارة اخرى معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عربی عام یا خاص۔ یہاں عرب عام تو بعینہ
وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قلعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو
یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و
خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں،
مگر حاشا للہ! ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً ہر کسی طرح بادر شرع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی
جگہ لغت و شرع و عرب عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی
سنت سے سنت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظّم کی کسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک
کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کرے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں
جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمر و جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر
کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ
سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہتے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے
کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب
جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ محل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معنی
قادی معنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے،
قدت قادیۃ جاء قوم قد اقصوا قوم جلدی میں آئی، قدت قادیۃ کا ایک معنی

من البادية والفرس قد يانا اسرع لي
 قَدَمَاتُ الْفَرَسِ جَنْجَلٌ سَيَايَا كَهْطُهُ كَوْتِيْلِي (ت)
 قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس
 مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگورے جنگلی کانام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عرو کی
 یہ تو جیسے مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر
 کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں
 شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت
 ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر و انکار ہے۔ لوگ بیعتاے لکھ کر جبری
 کر اگر جائد اوس چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو
 بیچنا کہتے ہیں اِلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ فُسَادَاتٍ لَا تَحْصٰی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو
 ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ
 و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو اور جائداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ و
 رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مرد و دو بہانوں
 پر التفات بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں واللہ الحمد
 جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے یہودہ
 عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے:
 قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ اَنْ سَمِعْتُمْ كُفْرًا تَقُولُوْنَ اَنْ سَمِعْتُمْ كُفْرًا تَقُولُوْنَ
 ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ سب العالمین۔

ثالثاً کفر چارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔
 رابعاً کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی
 ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو
 قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ جھوٹے کامدعی اور و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

لے القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفیٰ البانی مصر ۳۴۹/۴

۵۸ القرآن الکریم ۶۶/۹

۵۹ ۳۰/۳۳

الشرع بالضرورة

یہ ضروریات دین سے ہے۔

کفر ہنرم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم توں نہیں بلکہ (نبیوں) بر تقدیم ہا ہے یعنی بھنگی در کنار خود ان کے قول لال گرد کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف اٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی سیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصدیقات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر، ششم: ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسموم کرکھ کرکھتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ یہ کفر متعدد کفروں کا غمیرہ ہے معجزات کو مسموم کرکھنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کبھی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا،

اذ قال الله يا عيسى بن مريم اذكري نعمتي عليك وعلى والدتك، اذ ايدتك بروح القدس فتكلم الناس في البهد و كهلاد و اذ علمتك الكتب والحكمة والتوساة و الانجيل و اذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني و تبرئ الاكه والابرص باذني و اذ تخرج الموتى باذني و اذ كففت بنى اسرائيل عنك اذ جئتهم بالبیت فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين

تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔ مسموم کرکھ بتایا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی دھوکے میں، ایسے ہی

لہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۲۱۴

لہ ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۱۶

لہ القرآن الکریم ۱۱۰/۵

منکوں کے خیالِ ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار بتا کیدہ و فرمادیا تھا اپنے معجزاتِ مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا،

ان فی قد جئتکم بأیۃ من ربکم ان فی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر الایۃ۔
میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور چھونک مار کر اُسے جلاتا اور

اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین یہ
بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکر فرمایا:

جئتکم بأیۃ من ربکم فاتقوا اللہ و اطیعون یہ
میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو عیسے کے رب کی نہ مانے وہ عیسے کی کیوں مانتے لگا، یہاں تو اُسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں صر

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ ت)

پھر ان معجزات کو کروہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ:

تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

۱۰ القرآن الکریم ۲۹/۳

۱۱ " ۲۹/۳۱

۱۲ " ۵۰/۲۱

۱۳ " ۲۵۳/۲

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا :

وَاتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتَ وَابْنَهُ
اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبرائیل سے
روح القدس لے
اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصبِ اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے
ہر طرح کفر و اذہاد قطعی سے مفر نہیں پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر
تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ
صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا : بوجہ مسموم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید
اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَاَنْبِيَآءَهُ سَاجِدُونَ ، اِلَّا لَعْنَةُ اللّٰهِ
ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں ،
علیٰ اعداء انبیاء اللہ و صلی اللہ تعالیٰ
انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ، اللہ تعالیٰ کی
رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام (ت)
علیٰ انبیاءہ و باریک وسلم۔

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شروع شفاء و سیف مسلول امام تقی المملۃ والین
سبکی و روضہ امام نووی و وحیہ امام کہ دردی و اعلام امام حجر مکی وغیرہ تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے
ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسموم کے سبب نور باطن
نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ حیدر نہ کہ دین بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ
قائلہ و قابلہ (اسے کہنے والا اور قبول کرنا پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت در کنار اس عبد اللہ و
کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ و صلوٰۃ اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفسِ ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے
ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ :

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعْنَمُ اللّٰهُ
بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول
فی الدنیا و الاخرۃ و اعداؤ لہم عذابا
کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان
کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔
مہینہ

کفر و کجی : ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے : "ایک زمانے میں چار سونیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے"۔
یہ صراحتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عز وجلالہ
نے یوں ہی تو بیان فرمایا :

کذبت قوم نوح المرسلین ۵ کذبت عاد
المرسلین ۵ کذبت ثمود المرسلین ۵
کذبت قوم لوط المرسلین ۵ کذب
اصحاب الایکۃ المرسلین ۵
فوج کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ، عاد نے رسولوں
کو جھٹلایا ، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ،
لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ، بن والوں نے
رسولوں کو جھٹلایا۔ (ت)

ائمہ کرام فرماتے ہیں : جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے
یا جماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سوانبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے
واقع میں جھوٹا ہو جانا ، شفا شریف میں ہے :

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوة و
نبوة بنینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ولکن جونی علی الانبیاء الکذب فیما التواہ
ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ اولم یدعہا
فہو کا فی باجماع ۵
یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا
اعتقاد رکھتا ہو یا نہ ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود
اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح
بالاتفاق کافر ہے۔

اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑی ہمیشہ پیشگوئیاں مانگتا رہتا ہے اور بنائیت الہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا
کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔
ایتہم بر علم۔

۲۳۴ ص	ریاض الہند امرتسر بھارت	۱۰۵/۲۶	۵۲ القرآن الکریم	۱۴۶/۲۶	۵۶
۱۲۳/۲۶	۵۳ القرآن الکریم	۱۳۱/۲۶	۵۴	۱۴۶/۲۶	۵۵
۱۶۰/۲۶	۵۵	۱۴۶/۲۶	۵۶		
	فصل فی بیان ماحول من المعالہ		۵۷ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ		
	مکتبہ شریکۃ صحافیہ فی بلاد عثمانیہ ۲/۲۶۹				

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔ دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عادی کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا ایک والاں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قافلے نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا،

فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ و رسلہ و المؤمنین
بہم اجمعین، وجعلنا منہم وحشرنا
فیہم و ادخلنا معہم داس النعیم بجاہلہم
عندک و برحمتہ بہم و رحمتہم بنا انک
ارحم الراحمین والحمد للہ رب
العالمین۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں و جاہلست اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم و رحیم ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو مستجاب توں کا رب ہے (ت)

طہرانی معجم کبیر میں و برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا اشہد عدد ثواب الدنیات مسیلمۃ کذاب لہ
بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعد دوا نہائے ریگ و ستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ، سموات و ارض و سامان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے و کفی باللہ شہیداً (اور اللہ کافی ہے گواہ رہت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیا کہ کافر مرتد ناپاک ہے۔

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ یقیناً کافر اور جو اس کے اُن اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر نہ وہ مخدولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطی کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بد دینوں کو حق پر جانے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعویٰ دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی رودادِ اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجروح کلمہ گوئی بخیریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلم اارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔

شفا شریف میں ہے :

تکفر من لم یکفر من دان بغير صلة
یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے
المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک
یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔
شفا شریف نیز فتاویٰ بزاز و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے :
من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفرت
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے،
ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتی الابحر و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے :
صاحب الہوی ان کان یکفر فہو بمنزلۃ بدعی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم
المرتد ہے۔ (ت)

فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیثہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے :

عہ یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریروں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

۱۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماحول المتقاتل مکتبہ شریک صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲۴۱/۲
۲۔ درمختار باب المرتد مطبع مجتبیٰ دہلی ۳۵۶/۱
۳۔ فصل فی وصایا الذمی وغیرہ ۳۳۳/۲

هؤلاء القوم خاسر جون عن ملة الاسلام
 واحكامهم احكام المرتدين
 یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے
 احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔
 اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب
 سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو
 جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں،
 فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام
 و ما یكون کفر اتفاقاً یبطل العمل والنکاح
 در مختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق
 کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی
 اولاد اولاد زنا ہے (ت)

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیح ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط
 نہیں کرتا،

فی التنبیہ وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم
 بعد قضاء دین اسلامہ و کسب مردتہ فی
 تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت
 کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی
 دور کی کمائی بہت الحال میں جمع ہوگی۔ (ت)

اور محل توفی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا موجد و ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال
 ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرما دے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت
 موجد بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بدحا قہ حل
 دینتہ فی سرد المختار لانہ بالحق صام
 من اهل الحرب و هم اموات فحق
 احکام الاسلام فصام کالموت، الا
 در مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے
 ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین لوگوں کو حلال
 ہے، رد المختار میں ہے کیونکہ دار الحرب سے لاحق
 ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مردود

۲۶۴/۲	فردانی کتب خانہ پشاور	باب التامس فی احکام المرتدین	۱۰ فتاویٰ ہندیہ
۳۵۹/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب المرتد	۱۰ در مختار
"	"	"	۱۰ "
"	"	"	۱۰ "

انہ لا یستقر لمحاقہ الا بالقضاء لاحتمال
العود کو اذا تقررت موته تبثت الاحکام
المتعلقة به کما ذکر نہرہ

کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر
دامی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس ادا اسلام
آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو
موت سے متعلق تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہرہ ذکر کیا۔

اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،
حدیث اعلیٰ دینہم الا تری انہم صرحوا
بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة
ان كانت فاسقة والولد یعقل یخشی
علیہ التخلی لیسیرھا الذميمة فما ظنك
بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ قال
فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة
فان الولد یبقى عندها الى ان
یعقل الا دیان کما سیأتی خوفا علیہ
من تعلمہ منها ما تفعلہ فکذا الفاجرة الم
وانت تعلم الولد لا یحضنہ الاب الا بعد
ما بلغ سبعا وتسعا وذلك عمر العقل قطعاً
فیحرم الدفع الیہ ویجب النزع منه و
انما احوجننا الی هذا لان الملک لیس بید
الاسلام والافالسلطان ان یبقى

تا بالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے
نہ دیکھا کہ فقہائے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو
اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے
سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے برے اخلاق سے
متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے
بارے میں تیرا کیا لگان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
رد المحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے
حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک
رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا
اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر
نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور
مجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد
ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو
اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور

عہ کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے
جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے ۱۲ منہ (ت)

عہ فان سلطان الاسلام ما مور بقتله لا یجوز
له ابقاؤه بعد ثلثة ايام ۱۲ منہ۔

۳۰۰/۳

دار احیاء التراث العربی بیروت

باب المرتد

رد المحتار

۶۳۲/۲

دار احیاء التراث العربی بیروت

باب المحضنة

۵۲

المرتد حتى يبحث عن حضانتہ الا ترى الى قولهم لاحضانة المرتدة لانها تضر و تحبس كالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا كانت هذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولكن انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کو حتی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزایافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ (ت)

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

فی الدار المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهي خمس النکاح والبیعة والعتق والشهادة والاکرامت ویوقوف منه اتفاقا ما یعتمد السادة وهو المفاوضة، او ولاية متعدية وهو التصوف علی ولادة الصغیر، ان اسلم نفذ وان هلك اولحق بدار الحرب وحکم بلحاظه بطلان مختصوا نسأل الله الثبات علی الایمان وحینا الله ونعم الوکیل وعلیه التکلمات ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلى الله تعالى علی سیدنا و مولانا و آله وصحبه اجمعین، آمین

در مختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساویہ عمل مثلاً لہین دین اور کسی پر ولایت اور یہ تابع اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے مختصراً، ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، لا حول

ولا قوة الا بالله العلي العظيم ، وصلى الله تعالى
على سيدنا ومولانا وآله وصحبه اجمعين ، آمين -
والله تعالى اعلم (ت)

والله تعالى اعلم -

محمد سنی ضعیف قادری
عبد مصطفیٰ احمد رضا خاں

عبد المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الاعمی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ احمد
ناصر دین